2532 ـ مسلمانوں كے ہاں قضائے حاجت كے آداب

سوال

كيا ميں صحيح سمجھا ہوں كہ شرم و حياء كا تقاضہ يہى ہے كہ مردوں كے ليے پيشاب كرتے وقت زمين كے قريب ہونا اور جھكنا ضرورى ہے ؟
ليكن ميرا سوال يہ ہے كہ مردوں كے بيڈروم ميں پيشاب كے ليے پاٹ كا استعمال نہ كرنے ميں زيادہ شرم و حياء پائى جاتى ہے، جبكہ ان ميں سے كوئى ايك شخص مسلمان ہو اور اس كا بيڈروم ليٹرين كے قريب ہو ؟
ميں جانتا ہوں كہ مسلمان عورت كے ليے شرم و حياء كے اداب اور اصول و قواعد ايك يورپى عورت كے مقابلہ ميں بہت زيادہ اور شديد تحفظ ركھتے ہيں، ميں اسى بنا پر مسلمان عورت كا بہت زيادہ احترام كرتا ہوں، ميں مسلمانوں پر حملہ نہيں كر رہا، اگرچہ ميرے سوال سے ظاہر ہوتا ہے، ليكن صرف اتنا ہے كہ ميں ان كے سلوكيات اور آداب كے متعلق كافى معلومات نہيں ركھتا، جواب دينے پر آپ كا شكريہ، اللہ تعالى آپ كو ہر قسم كى برائى سے محفوظ ركھے اور آپ كو صحت و عافيت سے نوازے.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

سب سے پہلے تو آپ كا شكريہ ادا كرنا ضرورى ہے كہ آپ مسلمانوں كے احساسات كو سمجھتے اور اس كا شعور حاصل كرنے كى كوشش كرتے ہيں، اور انہيں تكليف دينے والى اشياء معلوم كرنے كى كوشش ميں ہيں تا كہ انہيں اذيت و تكليف محسوس نہ ہو، ہميں بہت خوشى ہو رہى ہے كہ آپ نے جو كچھ دريافت كيا ہے اس كا جواب تفصيل سے ديں، بلكہ اس سے بھى زيادہ معلومات فراہم كريں، ہو سكتا ہے اس كے ذريعہ آپ پر وہ كچھ واضح ہو جائے جو آپ كو خير عظيم كى طرف لے جائے.

يہ مبارك شريعت اسلاميہ كى عظمت ميں ہى شامل ہے كہ شريعت اسلاميہ نے كوئى ايسى چيز نہيں چھوڑى جس ميں قليل سى بھى خير ہو اور نہ ہى زيادہ خير والى چيز چھوڑى ہى مگر اس كا حكم ديا ہے، اور اس پر دلالت كى ہے، اور اگر كسى چيز ميں قليل سا بھى شر اور برائى ہے يا كثير شر ہے تو اس سے ڈرايا اور منع كيا ہے.

تو اس طرح شريعت اسلاميہ ہر لحاظ سے كامل و اكمل اور احسن ہے جس نے غير مسلموں كو دہشت زدہ كر ديا ہے، اور اس دين پر تعجب كرنے لگے ہيں، حتى كہ مشركوں ميں سے ايك شخص نے سلمان فارسى رضى اللہ تعالى

عنہ سے کہا:

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتی کہ بیت الخلاء جانے کا طریقہ بھی، تو سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: جی ہاں بالکل صحیح ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ رخ ہونے اور اس کی طرف پشت کرنے سے منع فرمایا ہے..... " الحدیث.

اسے ترمذی نے حدیث نمبر (16) میں روایت کیا ہے، اور اسے حسن صحیح کہا ہے، اور یہ صحیح مسلم وغیرہ میں بھی ہے.

قضائے حاجت کے متعلق شریعت اسلامیہ میں کئی ایك آداب اور احکام بیان ہوئے جن میں سے چند ایك ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

1 ـ قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ) کرتے وقت قبلہ رخ نہ ہونا (مسلمانوں کا قبلہ وہ کعبہ ہے جسے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا تھا) اور یہ قبلہ کے احترام اور اللہ تعالی کے شعائر کی تعظیم میں سے ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جب کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو وہ قبلہ رخ نہ ہو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پیٹھ کرے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (389).

2 ـ پیشاب کرتے وقت عضو تناسل کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو تناسل اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے، اور نہ ہی برتن میں سانس لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (150).

3 ـ دائیں ہاتھ سے نجاست زائل نہ کرے، بلکہ نجاست زائل کرنے کے لیے اپنا بایاں ہاتھ استعمال کرے، اس کی دلیل مندرجہ بالا حدیث ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جب کوئی پونچھے تو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پونچھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5199).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور وضوء کرنے اور لباس پہننے، اور لینے دینے کے لیے اور اس کے علاوہ میں اپنا بایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے "

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (4912) میں ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے بعد صفائی کرے تو اپنے دائیں ہاتھ نہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے استنجاء کرے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (308) صحیح الجامع حدیث نمبر(322)

4 ـ سنت یہ ہے کہ قضائے حاجت بیٹھ کر کی جائے، اور زمین کے قریب ہو کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے، اور پیشاب کے چھینٹے پڑنے سے بھی زیادہ بچاؤ ہوتا ہے، اس کا بدن اور لباس گندا نہیں ہوتا، اور اگر اس سے محفوظ رہتا ہو تو کھڑے ہو پیشاب کرنا جائز ہے.

5 ـ قضائے حاجت کرتے وقت لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کرتے وقت کسی اونچی جگہ یا کھجوروں کے باغ میں چھپنا پسند کرتے تھے.

صحیح مسلم حدیث نمبر (517).

اور اگر انسان کھلی جگہ ہو اور قضائے حاجت کرنا چاہے اور وہاں چھپنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو تو اپنے ارد گرد والے لوگوں سے دور اور انکی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کی ضرورت پڑی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت دور چلے گئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (20) امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے.

اور عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے گیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب قضائے حاجت کرنا چاہتے تو بہت زیادہ دور نکل جاتے "

سنن نسائی حدیث نمبر (16) صحیح الجامع حدیث نمبر (4651).

6 ۔ زمین کے قریب ہو کر ستر ننگا کرے، کیونکہ اس میں ستر پوشی زیادہ ہوتی ہے، انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کرنا چاہتے تو اپنا کپڑا زمین کے قریب ہونے سے قبل نہ اٹھاتے تھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (14) صحیح الجامع حدیث نمبر (4652).

اور اگر لیٹرین میں ہو تو دروازہ بند کرنے اور دیکھنے والوں کی نظروں سے اوجھل ہونے سے قبل کپڑا نہ اٹھائے.

محترم سائل اس اور اس سے پہلے والے نقطہ سے آپ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ یورپی اور دوسرے ممالك میں اکثر لوگ کھڑے ہو کر مکشوف جگہ میں ایك دوسرے کے قریب ہی پیشاب کرتے ہیں جو کہ ادب اور شرم و حیاء اور عزت و حشمت اور اخلاق کریمہ کے منافی ہے، ہر سلیم الفطرت اور صحیح العقل شخص کا بدن اس سے کانپ جاتا ہے، کہ کوئی شخص لوگوں کے سامنے کس طرح اپنی شرمگاہ کھول کر کھڑا ہو جاتا ہے جسے اللہ تعالی نے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان چھپا کر رکھا ہے اور اسے چھپانے کا حکم بھی دیا ہے، بشریت کے عقل مندوں کے ہاں اسے چھپا کر رکھنے کا معاملہ استقرار پا چکا ہے.

اسی طرح ان لیٹرینوں کا اس قبیح اور گندی شکل میں بنانا بھی اصل میں ایك غلطی ہے جسے استعمال کرنے والے ایك دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہیں، اور پیشاب کرتے ہوئے وہ جانوروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے ہیں جن کی عادت ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت چھپ جاتے ہیں.

7 ۔ مسلمانوں کے ہاں قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر آنے کے کچھ شرعی آداب اور معلوم دعائیں ہیں جو کہ حالت اور مکان کی بالکل مناسب ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب بھی ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ درج ذیل کلمات کہے:

" بسم الله، اللهم إني أعوذبك من الخبث و الخبائث "

اللہ تعالی کے نام سے داخل ہوتا ہوں، اے اللہ میں خبیث جنوں اور جننیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

تو اس طرح وہ ہر خبیث اور گندی چیز اور ہر شیطان جنی اور جننی سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے، اور جب بیت الخلاء سے خارج ہوتا ہے تو " غفرانك " کہہ کر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرتا ہے.

8 ۔ قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نجاست کو زائل کرنا اور اسے صاف کرنے کا خیال رکھنا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے میں سستی و کاہلی کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم

دیتے ہوئے فرمایا:

" قبر کا اکثر طور پر عذاب پیشاب کی بنا پر ہوتا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (342) صحیح الجامع حدیث نمبر (1202).

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانےلگے:

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کوئی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں دیا جا رہا، ان میں سے ایك تو پیشاب کے چھینٹوں سے احتراز نہیں کرتا تھا، اور دوسرا غیبت اور چغلی کیا کرتا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5592).

9 ـ نجاست کو تین بار دھویا یا پونچھا جائے، یا پھر تین بار کے بعد حسب ضرورت پانچ یا سات بار، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مقعد (پاخانہ والی جگہ) تین بار دھویا کرتے تھے "

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں: ہم نے بھی اس پر عمل کیا تو ہم نے اسے علاج اور پاکیزگی پایا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (350) صحیح الجامع حدیث نمبر (4993).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی شخص مٹی کے ڈھیلے یا پتھر سے استنجاء کرے تو طاق استعمال کرے "

اسے امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (375) میں حسن قرار دیا ہے.

یعنی ایك تین پانچ سات پتھر استعمال کرے.

10 ـ استنجاء کرنے میں ہڈی اور گوبر اور لید استعمال نہ کرے، بلکہ وہ ٹشو پیپر یا پتھر یا مٹی وغیرہ استعمال کرے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے:

کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی قضائے حاجت کے بعد استعمال کرنے کے لیے پانی کا برتن اٹھا

کر لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: یہ کون ہے ؟

میں نے عرض ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے پتھر لا کر دو تا کہ میں استنجاء کروں، مجھے نہ تو ہڈی لا کر دینا، اور نہ ہی لید اور گوبر، تو میں اپنے کپڑے کے کنارے میں پتھر لایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں رکھ کر چلا گیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے جا کر کہا: ہڈی اور لید اور گوبر کا معلق کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ دونوں چیزیں جنوں کا کھانا ہیں ... الحدیث .

صحیح بخاری حدیث نمبر (3571).

11 ـ انسان کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے، اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (423).

اور اس لیے بھی کہ ایسا کرنے سے پانی گندا ہو جاتا ہے، اور پانی استعمال کرنے والوں کے لیے اذیت و تکلیف کا باعث بنتا ہے.

12 ـ لوگوں کے راستے میں پیشاب نہ کیا جائے، اور نہ ہی سائے میں جہاں لوگ بیٹھتے ہوں، کیونکہ ایسا کرنے میں لوگوں کے لیے اذیت و تکلیف کا باعث ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو لعنت والی چیزوں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو لعنت والی کونسی چیز ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے راہ یا ان کے سائے میں قضائے حاجت کرے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (23) صحیح الجامع حدیث نمبر (110).

13 ـ قضائے حاجت كرنے والے شخص كو سلام نہ كيا جائے، اور نہ ہى وہ شخص قضائے حاجت والى جگہ ميں سلام كا جواب دے، كيونكہ گندى جگہوں پر اللہ تعالى كا ذكر نہيں كيا جاتا.

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ايك شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس سےگزرا اور نبى صلى اللہ عليہ وسلم پيشاب كر رہے تھے اس شخص نے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كو سلام كيا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا:

" جب تم مجھے اس طرح كى حالت ميں ديكھو تو مجھے سلام مت كہو، كيونكہ اگر تو ايسا كريگا تو ميں تجھے سلام كا جواب نہيں دونگا "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر(346) صحيح الجامع حديث نمبر(575)

جمہور علماء كرام كہتے ہيں كہ قضائے حاجت ميں بغير ضرورت بات چيت كرنى مكروہ ہے.

اس موضوع كے متعلقہ شريعت اسلاميہ ميں چند ايك آداب تھے جو مندرجہ بالا سطور ميں بيان ہوئے ہيں، جو ہر انسان كے ساتھ روزانہ پيش آتے ہيں اس ليے شريعت اسلاميہ نے ان كا خاص خيال ركھا ہے، اور ان آداب كو مكمل طور پر بيان بھى كيا ہے، تو پھر ان سے بڑے اور اہم آداب كا حال كيا ہوگا.

سائل محترم كيا آپ كو پورى دنيا ميں كسى دوسرے ايسے دين كا علم ہے جو اس طرح كے آداب لايا ہو ؟

اللہ كى قسم يہ دين كمال اور حسن و بہترى اور اس كى پيروى واجب ہونے كے اعتبار سے كافى ہے.

ہم اللہ تعالى سے اپنے اور آپ كے ليے ہر قسم كى بھلائى اور حق كى طرف راہنمائى و ہدايت كى توفيق نصيب فرمائے، اور اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم پر اپنى رحمتوں كا نزول كرے.

واللہ اعلم .